پچھلے دنوں ایک راہگذر کو سوء اتفاق سے ایک ایسی مجلس کا مشاہدہ ہوا جس میں معمولی مادی منصب پر فائز دین اور علم سے تہی دامن ایک انسان اپنے زیر اثر اہل علم و ارباب دین کے ایک گروہ کو مشورہ دینا اور نصائح کے عنوان سے ایسا ڈانٹ رہا تھا، جیسے سکول کے بچوں کو ڈرایا دھمکایا جا رہا ہو۔ اس کے کلام میں وعدہ بھی تھا، وعید بھی۔ خوف بھی تھا اور لالچ بھی۔ انداز بیان نہایت جارحانہ، دل آزار، اور طرز خطاب رعونت کا غماز ـــــ دین کے سامنے دنیا کی یہ گھن گرج سننے والا کانپ اٹھا۔ اسکی آنکھوں میں تو ابوجعفر منصور اور ابن ھبیرہ کے سامنے امام ابوحنیفہ، طاؤس بن سنان اور دیگر علماء حق کا کردار تھا مگر واویلاہ اس مجلس میں تو کسی صاحب جبہ و دستار کو جنبش لب نہ ہوتی وہ اگر چاہتے تو کم از کم نرمی اور ملاطفت سے اسے اہل علم سے خطاب کے آداب اور سلیقوں کیطرف متوجہ کرا سکتے تھے۔ مگر افسوس کہ ردعمل میں صحیح فرمایا، بجا فرمایا اور بیشک بیشک کی آوازیں کانوں سے ٹکرائیں۔ یلیتنی مت قبل ھذا وکنت نسیاً منسیا ہر چند کہ تمادی مصالح میں جھگڑے ہوئے بے کسوں کی ایک اقل قلیل جماعت تھی۔ پھر ان میں بھی ایمانی حرارت سے سرشار دو ایک حضرات موجود تھے ـــ اور اہل صدق و صفا اور ارباب عزیمت علماء سے ملک کا گوشہ گوشہ پٹا پڑا تھا ـــ مگر علم کی اس تحقیر اور منبر و محراب کی اس تذلیل سے دل پر جو چوٹ لگی۔ اس کا مداوا کن الفاظ میں کیا جائے۔

اس مجلس نے زوال علم اور اندراس دین کی ایک کربناک تصویر دیکھنے والے کے سامنے رکھ دی ہے۔ اور وہ اس مستقبل کی تصویر سے بھی کانپتے ہوئے خدا کی پناہ مانگتا ہے۔ جب کہ علم و مشیخت، منبر و محراب، خانقاہ و مدرسہ اور دین و شریعت کے حامل افراد وسیع پیمانے پر اس صورت حال سے دوچار ہوں گے۔ اس وقت اعلاء حق اور جرأت ایمانی کی کمیابی کی تلافی کی کیا شکل ہوگی؟ کسی نے خوب کہا کہ علماء حق زمین کا نمک ہیں، جسکی نمکینی کلمۂ حق کہنے اور دین کو ہر چیز پر مقدم رکھنے میں ہے۔ لیکن اگر نمک اپنی خاصیت کھو بیٹھے تو پھر کونسی چیز ہے جو اسے نمکین بنا دے ـــ اگر کسی میں اس کربناک منظر کو دیکھنے کی تاب نہیں تو اسے یہ بات ہر وقت مستحضر رکھنی چاہیئے کہ علم خدا کی صفت ہے۔ اور عالم اس کا مظہر، اس علم کا تقاضا ہے۔ کہ اسے اونچا رکھا جائے۔ خدا کی صفت ہر حال میں بالادستی کی مستحق ہے، دار و رسن ہو یا تلوار کی دھار، خدا کے وصف خصوصی کو ذلت و رسوائی سے محفوظ رکھنا چاہیئے۔ اس علم کے حامل جو لوگ اسکی آبرو نہ رکھ سکیں تو ان کیلئے بہتر ہے۔ کہ عالمانہ بھیس چھوڑ کر چمار اور بھنگی بننا قبول کریں۔ ملک و ملت سے نصح و خیر خواہی کا معاملہ آپ کا فریضہ ہے۔ اگر کوئی تمہاری رہنمائی طلب کرے تو بصد خلوص بھرپور تعاون کریں۔ لیکن اگر معاملہ غلام اور خادم جیسا ہو تو یہ آپ کی اپنی تحقیر نہ ہوگی بلکہ علم اور دین کی آبرو ریزی ہوگی۔ علماء دین تو ائمہ صدق و عزیمت امام مالک، امام ابوحنیفہ، اور امام احمد بن حنبل کے جانشین ہوتے ہیں۔ دربار اکبری کے ابوالفضل اور فیضی اور دربار عباسی کے قاضی ابوالبختری وہب بن وہب کے نقش قدم پر چلنے والے نائب رسول نہیں بلکہ اس دھرتی پر خدا کی پھٹکار ہیں۔

واللہ یقول الحق وھو یھدی السبیل۔

سمیع الحق